اور اس کو جاری کر دو۔ اب قوم کی ذمہ داری ہمارے سروں پر ہے۔ اگر ہم نے اس میں لیت ولعل سے کام لیا تو جیسا کہ بنی اسرائیل نے کہا کہ جتنا ہو سکے کرو اور جتنا نہ ہو سکے چھوڑ دو۔ اگر خدا نخواستہ ہم نے بھی یہی جواب دیا کہ جتنی سیاستیں ہم چھوڑ سکیں گے چھوڑ دیں گے۔ ورنہ اس سے زیادہ نہیں چھوڑیں گے۔ تو یاد رکھیے جس طرح وادی تیہ میں ان کو ہلاک کیا گیا۔ اسی طرح ہماری قوم کا بھی انجام ہو گا۔

تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حتی الوسع اردو میں تقریر فرمایا کریں تاکہ باہر نو کروڑ عوام ہیں اور یہاں جو ۵۰ فیصد ہیں۔ کم سے کم یہ تو سمجھیں کہ کسی مقرر نے کیا دلیل بیان کی ہے۔ اور کیا تقریر کی۔

دوسری یہ گذارش ہے کہ ہم الحمد للہ ۳۹ سال سے غلامی سے آزاد ہو گئے ہیں۔ غلامی کے دور میں ہم انگریز اور ہندو کے تابع تھے اور غلام بیچارہ ہوتا ہی تابع ہے۔ لیکن اس کے بعد الحمد للہ ہم آزاد ہیں۔ اس ۳۹ سال میں ہم نے قرآن مجید پر عمل نہ کرنے کے بہت سے بہانے کئے۔ اس کا موقع نہیں کہ آپ سے تفصیلاً عرض کروں بہت سے بہانے بنائے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ یہ ہمارے امتحان کا آخری وقت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے گرفت نازل ہو کہ تم کو ہم نے آزادی دی۔ پاکستان جیسی نعمت عطا فرمائی۔ قرآن جیسی نعمت عطا فرمائی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ تو ہم نے دین کے لئے اور اسلام کے لئے کونسی پیش قدمی کی؟ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ سوال ہم سے ہوگا اور باقی جتنی تفصیلات ہیں یہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔ لیکن سب سے پہلے جو پاکستان بنایا اس وقت نعرہ کیا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ یہی تھا یا کچھ اور تھا۔ اصل بات یہ ہے ہمیں اس بجٹ میں سب سے پہلے اس لا الہ الا اللہ کی اشاعت کے لئے اس کے اجراء اور نفاذ کے لئے جتنا ہم سے ہو سکے کرنا چاہیئے۔ محترم وزیر خزانہ سے اور دوسرے وزراء سے عرض کروں گا کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں آئے ہیں اور پاکستان بنایا ہے اس مقصد کی طرف پوری توجہ دیں اور ہم سب یہ فیصلہ کریں کہ جب تک ہماری زندگی باقی ہے ہم اللہ کے دین کا بول بالا کریں گے اور انشاء اللہ دین کی اشاعت اور دین کی خدمت کریں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ہ

حاجی محمد عمر خان کی شریعت بل کی حمایت اور اچانک وفات پر ۰۰ جولائی کو سینیٹ میں مولانا سمیع الحق کی تقریر

یہ ان کے اسلام کا جذبہ ہے کہ آج پورا ایوان ان کو اسلام کے داعی ہونے کی حیثیت سے خراج تحسین پیش کر رہا ہے۔ ان میں یہ جذبہ تھا اور جس میں یہ جذبہ ہو وہ کبھی نہیں مر سکتا۔

تقریباً چار سال ہم مجلس شوریٰ میں رہے۔ ایوان میں، راہ چلتے یا کسی موقع پر بھی جب ان سے ملاقات ہوئی تو ان کی پہلی بات یہی ہوتی تھی کہ مولانا صاحب آپ اسلام کے بارے میں کیا کر رہے ہیں۔ اسلام کا نفاذ

ہی ان کی تمنا اور آرزو تھی۔ یعنی چوبیس گھنٹے ان کو یہی فکر دامنگیر رہتی تھی۔ جب کبھی انہوں نے تحریری طور پر بھی کوئی بیان پڑھ کر سنایا تو اس میں بھی یہی بات نمایاں ہوتی تھی کہ اسلام کو پاکستان میں نافذ کیا جائے۔ اور یہی چیز انسان کو کامیاب بنا دیتی ہے۔ کہ مقصد حیات کے ساتھ اور دین کے ساتھ اس کی کتنی وابستگی اور جذبہ ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو حیات مستعار کے آخری لمحات میں بھی شہادت حق پر پورے اتر جاتے ہیں۔ اور ان کے اعمال نامہ زندگی کا تمت اتنا شاندار ہو جاتا ہے کہ ملک الموت اور کراماً کاتبین نے قدم رکھا ہوگا کہ خدا کے لیے اسلام کو جلد نافذ کرو۔ چالیس سال سے ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اس لئے ہمارا سر شرم سے جھکنا چاہیئے۔ ہمیں شرم آنی چاہیئے۔ کہ چالیس سال سے ہم نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ یہ ان کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے یہ کہا کہ اگر شریعت بل نافذ نہ کیا گیا تو آپ خود بھی ڈوب جائیں گے۔ اور ہمیں بھی ڈبو دیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ہمارے آباؤ اجداد کی ہڈیاں قبروں سے نکال کر سمندر میں پھینک دیں گے کہ آپ نے اسلام اور دین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟

میں نے ان کے یہ الفاظ اس لئے دہرائے ہیں کہ یہ سینیٹ کے ریکارڈ پر بھی آجائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ان کو سفر آخرت نصیب ہوا بات کچھ اس طرح ہے کہ ؎

دی کس طرح سے جان تہ تیغ داغ نے
لب پہ تبسم اور نظر یار کی طرف

جب ملک الموت ان کے سرہانے کھڑا تھا تو اس موقع پر انہوں نے ثابت کر دیا کہ میرا دل جو ہے وہ ان جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ دل چیر کر تو نہیں دکھا سکتا۔ مگر انہوں نے دل چیر کر بھی دکھا دیا۔ برسر اقتدار طبقہ کو اپنی پارٹی (مسلم لیگ) کو کہ خدارا اب لیت و لعل سے کام نہ لیجئے۔

آج جب ہم ان کے لئے یہاں خراج تحسین پیش کر رہے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان کے لئے بہترین خراج تحسین یہ ہے کہ ہم ان کی وصیت کو جو جاتے جاتے انہوں نے چھوڑی ہے اس پر فوری طور پر عمل کریں۔

شریعت کے نفاذ کے بارے میں الحمدللہ ہم ابتداء سے باتیں کر رہے ہیں۔ اسے نافذ کرنے کا عزم بھی دہرا رہے ہیں۔ وعدے بھی کر رہے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اب اسے عملی طور پر نافذ کر کے دکھانے کا وقت آیا ہے۔ اس لئے خدا را وعدوں اور تقریروں کو چھوڑیں۔ عمل کا وقت آیا ہے اسے نافذ کر کے دکھانے کا وقت آیا ہے۔ ہم آخری مرحلے اور آخری سٹیج پر پہنچ چکے ہیں۔ اب یہ باتیں نہیں ہونی چاہیں۔ کہ اگر شریعت بل نافذ ہوا تو پھر یہ ہوگا، وہ ہوگا۔ ہم سب اسے نافذ دیکھنا چاہتے ہیں۔ قوم شریعت کو نافذ دیکھنا چاہتی ہے۔ اسی سے ہی حاجی محمد عمر مرحوم کی روح کو آسودگی حاصل ہوگی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۰